اخبار
صداقت آثار
ہفتہ وار ہر پنجشنبہ کو شایع
ہوتا ہے قیمت اسکی پیشگی ہر خاص
وعام سے بلا محصول عہ/ ۲ اور
معہ محصول عہ سالانہ مقرر ہے
کارپردازمؤنکو اخبار مفت دیاجاتا ہے
بشرطیکہ مضمون
ہفتہ وار
بھیجیں

نور افشاں

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکر ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

بابت
درخواست
کسی صاحب
کی خدمت میں یہہ اخبار
روانہ نہیں ہوتا۔ جن خریداروں
کو یہہ اخبار بند کرنا ہو وہ بذریعہ
کارڈ اطلاع دیں اخبار واپس نہ فرماویں
مضامین مفید عام مفت شایع
ہوتے ہیں۔ اشتہارات
فی سطر
۲/

نمبر ۴۹ — مطبوعہ ۸- دسمبر ۱۸۸۷ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۵

نور افشاں

مطبوعہ ۸- دسمبر ۱۸۸۷ء بروز پنجشنبہ

شکوہ عبث ہے انکی توجہ ادھر نہیں ہمنے مسیحی شاعروں کی خدمت عرض کی تھی۔ کرسمس ڈے کی تقریب کے لئے چند غزلیں تیار کر کے ارسال فرماویں۔ مگر افسوس کہ آجتک صرف ایک غزل ہمارے پاس آئی ہے۔ ہمارا ارادہ تھا۔ کہ ایسی غزلوں کا ضمیمہ نورافشاں کے متعلق نکالکر پیش کیا جاتا۔ ہم مکرر گذشتہ التماس کیطرف آپکو توجہ دلاتے ہیں جتنی جلدی ہوسکے اپنی اپنی نادر تصنیفات ارسال فرماویں +

بہرہ مراسلات میں تین مضمون نورافشاں کی نسبت آچکے پرچہ میں مندرج ہیں۔ ناظرین ذرا انپر لاحظہ فرماویں مسیحی واعظوں کیخدمتمیں عرض ہے کہ وہ اپنے اپنے پادری صاحبان کو یہہ مضامین ضرور سناویں +

اس معاملہ کی نسبت ایک ضروری بات کا اظہار ہم مناسب سمجھتے ہیں۔ جسپر نورافشاں کے بڑھنے کا مدار ہے۔ خریداران نورافشاں کیطرف بہت روپیہ بقایا ہے۔ اگر سب خریدار اپنا اپنا حساب بیباک کردیں۔ تو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ نورافشاں فوراً بڑھا دیا جائیگا۔ زبانی وتحریری جمع خرچ سے کچھ نہیں ہوسکتا۔

بیکاران لنڈن کی تعداد جو ۹ لاکھ بیان کیجاتی ہے یہہ غلط ہے۔ کیونکہ یہہ سب لوگ بیکار ہی نہیں۔ بلکہ اُنمیں ایسے ایسے لوگ شامل ہیں جو صاحب اقبال ہیں۔ عموماً انمیں وہ لوگ شامل ہیں جو کسی ایک حالت میں خوش نہیں رہتے۔ اور برہ سکتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ کیوں بعضے دولتمند اور بعضے غریب ہیں سبکو برابر کرنا چاہئے۔ کیوں بعض شان وشوکت میں زندگی بسر کرتے ہیں بعض دن بھر محنت کرتے اور خاک چھانتے پھرتے ہیں۔ سب دولتمندونکی دولت چھین کر مساوی بانٹ دینی چاہئے۔ کہ کوئی کسیکو بڑا چھوٹا نہ کہہ سکے۔ درجہ مساوات چاہئے وہ گورنمنٹ سے نہیں پر خدا سے لڑتے ہیں۔ کبھی آجتک ایسا ہوا بھی ہے؟ اگر ایسا ہووے بھی تو دنیا کے کاروبار کیسے چلیں؟ یہہ لوگ حاسد ناسپاس اور خدا سے شاکی ہیں۔ انکے کامیاب ہونیکی کیا امید ہو سکتی ہے۔ ایسے اشخاص اُس حالت میں بھی ہرگز خوش نہ رہینگے جسکی وہ خواہش رکھتے اور آرزومند ہیں۔ اور جسکے لئے وہ اسقدر شور وغوغا کررہے ہیں۔ ان لوگوں میں پادری۔ بیرسٹر۔ ڈاکٹر اور دیگر ذی علم وکاروباری شامل ہیں۔ ایسے ناسپاس ساری خدائی لیکر بھی راضی نہونگے گورنمنٹ کیا کرسکتی ہے۔ وہ انکے لئے خدا سے نہیں لڑسکتی ہے اور ظلم سے کیسیکی دولت چھین کر انہیں نہیں دیسکتی۔

خداوند کریم منصف حاکم ہے۔ وہ ہر ایک کی حالت کے مطابق اور حاجت کے موافق دیتا ہے۔ انسان کو چاہئے کہ جس حالت میں خداوند کریم نے رکھا ہے اُسمیں خوش رہے +

مشن نیوز کا بیان ہے کہ خیبر و نکا ایک فرقہ جنکا صدر مقام سکھر واقعہ سندھ ہے سکھوں کی صورت میں ایسا موجود ہے جو اپنے آپکو تھوما بھگت کے پیرو کہتے ہیں۔ انکی تعلیم اور چلن انجیل کے مطابق ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اُنکے دو گرو ہیں۔ اول تھوما جو بہت زمانہ گذرا کہ یہاں موجود تھا۔ اور نہیں معلوم کہاں سے آیا تھا۔ دوم بابا نانک۔ تھوما کی کتاب بھی اُنکے پاس ہے۔ جو متی رسول کی انجیل سے ملتی ہے۔ (غالباً وہی انجیل ہے۔ صرف بے پروائی یا بعد زمانہ کے باعث کچھ بگڑ گئی ہے) اور نانک کا گرنتھ ہے۔ انجیل سندھی زبان میں ہے۔

اس سے اتنا تو ضرور ثابت ہے کہ تھوما رسول ہندوستان میں آیا اور انجیل کو یہاں پہنچایا جسکے پیرو آجتک اسیر

گواہی دیتے ہیں +

علاوہ اسکے مولانا حسام الدین اور پنڈت دالجی چوہر صاحب کا خیال بالکل راست معلوم ہوتا ہے کہ بابا نانک خداوند مسیح کا سچا پیرو تھا۔ اُسنے اپنے زمانہ کے کسی ایسے فقیر سے جو تھوما حگت کا چیلا ہوگا تعلیم حاصل کی۔ بلاشک یہہ بات نہ صرف قرین قیاس بلکہ قابل تسلیم ہے۔

اول تو ہم بھائی حسام الدین صاحب کے آرٹیکل سے بالکل مخالف تھے مگر مشن نیوز کے بیان سے ہمیں یقین ہوگیا کہ بابا نانک صاحب مسیحی تھے مگر اصلاح طلب +

لودیانہ کے علاقہ میں کسی جگہہ (جسکو ہم بخوبی جانتے اور دیکھا ہے مصلحتاً نام نہیں درج کیا) ایک سنت (فقیر) ہے جو خداوند مسیح کا سچا پیرو ہے۔ اُسکے قریباً دو یا اڑھائی سو چیلے ہیں جو اُسکی تعلیم کو مانتے۔ مگر ظاہرا مسیح کا نام نہیں لیتے صرف نہکلنک اوتار کو مانتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ وہ آچکا اُسکی کتاب عیسائیوں کے پاس ہے بت پرستی بہودہ رسومات وغیرہ سب ترک کرتے ہیں ہمنے اُنکے درمیان دو دن رہکر وعظ کیا۔ ایسا جسطرح گرجا میں مسیحیوں کو کیا جاتا ہے بازاری منادی کیطرح نہیں۔ وہ تو سب کچھ مانتے ہیں۔ صرف معلم اور بخبر ہیں۔ تعلیم کے محتاج ہیں۔ وہ فقیر خود معلم ہے بائبل ہروقت سرہانے رکھتا ہے ایک گورمکھی خواں اُسکا سنگی ہے۔ وہ ہر روز بلاناغہ وہاں پڑھتا ہے۔ وہ نہ اپنے آپکو گرو کہتا ہے نہ ساتھیوں کو چیلا سب ست سنگی کہلاتے ہیں اُسکی تعلیم یہی ہے کہ صرف نہکلنک کو مانو +

یہہ سب لوگ ہندو اور مسلمان ہیں۔ اپنی کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ اور خوش ہیں۔ وہ فقیر بھی کسی سے کچھ نہیں مانگتا بپتسمہ نہیں لیتے۔ وہ کہتے ہیں کہ ضرورت نہیں +

ہمارے خیال میں جیت رامیوں سے بہتر ہیں کیونکہ جیت رامیے سست اور نکمے ہیں بھیک مانگنے کو دوست رکھتے ہیں۔ اور یہہ لوگ محنت کرنا فخر سمجھتے ہیں۔

عیسائی فقیر رابرٹ میکل نامی جسکا ذکر نور افشاں کے کسی گزشتہ پرچہ میں ہوچکا ہے امرتسر لاہور سے ہوکر واپس یہاں تشریف لائے۔ صرف ایک رات یہاں ٹک کر چند دنوں کے سیر کو چلے گئے۔ کاملیت کے بارہ میں بعد اُنہوں نے کچھ گفتگو کی۔ فرمایا کہ آپ نے جو اخبار میں میری نسبت لکھدیا۔ میرا مطلب اُس سے یہہ تھا کہ "ایسے لوگ جو کاملیت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ وہ اسواسطے جھوٹے گنے جاتے ہیں کہ وہ اپنی ذات میں کامل ہونیکا دعویٰ کرتے ہیں جو شخص خدا کی ذات میں کامل ہونیکا مدعی ہو۔ وہ سچا ہے کیونکہ اپنی ذات میں بذات خود کوئی کامل نہیں ہوسکتا علاوہ اسکے کوئی بشر کامل اور پورا کامل ہوکر دنیا میں نہیں رہ سکتا"

اس آخری فقرہ پر اُنھوں نے ایک اپنا ذاتی تجربہ بیان کیا۔ جسکا مدعا یہہ تھا۔ کہ کاملیت کے خیال میں ہوکر انسان بیخود ہوجاتا ہے۔ اور جیوں جیوں وہ خدا سے لپٹ جاتا ہے۔ دنیا کے لائق نہیں رہتا۔ ناممکن ہے کہ وہ دنیا میں رہسکے اسبات کو وہی شخص جان سکتا ہے جو عشق الہی میں محو ہوا ہو کیونکہ فی الوقت ہم دھندلا سا دیکھتے ہیں۔ اس دنیا میں صاف نہیں دیکھ سکتے۔ صاف دیکھنے کی حالت ہی کاملیت ہے۔ اور یہاں نہیں ہوسکتا۔ اگر کسیکو یہہ درجہ حاصل ہوا۔ تو پھر دنیا کا نہیں رہتا عالم عقبیٰ کو سدھارتا ہے +

منشور محمدی ۵ جلد ۱۰ میں کسی غلام اللہ امرتسری نے اس ہیڈنگ سے (امرتسر اور اُسکے گرد و نواح میں بہت سے لیڈنگ عیسایوں کا مسلمان ہونا) ایک فہرست اُن شخصوں کی لکھی ہے جو دین عیسوی سے منحرف ہوکر محمدی ہوئے لطف یہہ کہ فہرست بھی غلط لکھی ہے ایک نام تو چھوڑ ہی گئے +

(۱) "مرزا غلام احمد صاحب سابق غلام مسیح ایواں عقول تنخواہ پنشن پاتے تھے بہت سی دوسری قومیں اُنکے اپنے ہاتھ سے عیسائی ہوئی تھیں"

شرم چہ کتیست کہ پیش مرداں بیاید جھوٹ ہو تو ایسا ہی ہو۔ یہہ شخص اُس حالت میں محمدی ہوا جب پنشن کیطرف سے صاف جواب ملا جب کچھ بس نہ چلا۔ تو صاف کہکر اب میں کیا کروں بھوکا مروں۔ محمدی ہوجاؤنگا۔ مگر اتو ملیگا دین تو بالائے طاق۔ انکا مذہب روٹیوں کے نیچے ہے یہہ شخص ایک عام مناد تھا کسنے اسکو لیڈنگ بنایا۔ یا کوئی اسکے ہاتھ سے عیسائی ہوا۔ واہ رے میاں غلام اللہ۔

(۲) "قدرت اللہ بٹالوی سکندر" علیٰ ہذا القیاس آپکے لیڈنگ ہونگے +

(۳) "جناب بزرگ معزز شہل سنگہ مشہور مناد معہ بی بی نہالی کے حال شیخ عبد اللہ و بی بی آمنہ"

انکا حال ایسا ناگفتہ بہ ہے۔ کہ شرم آتی ہے۔ اور نور افشاں کے لائق نہیں کہ ایسے گندہ انسان کا تذکرہ کرے جب انکی حالت پلید کی حد سے بڑھ گئی اور مشن میں ٹھکانہ نظر نہ آیا تو جلد کلمہ پڑھ لیا۔ لیاقت آپکی یہانتک ہے۔ کہ ابھی تک کلمہ پڑھنا صحیح نہ آیا ہوگا۔ کیوں میاں غلام اللہ آپکے بزرگ ایسے ہوا کرتے ہیں۔ ایسے نالائق پلید آدمی کا ذکر کرتے شرم نہ آئی۔ اسکو کسنے لیڈنگ بنایا تھا۔

(۴) "نبی بخش معہ اپنی بی بی کے مشرف باسلام ہوئے آنکو مشن سے قریباً ۵۰ ماہوار کی آمدنی تھی"

اب ہم چھوٹے لوگ کیا کہیں کئی ماہ ہوئے کہ اسکی بی بی فوت ہوگئی۔ اسوقت بی بی کی زندگی کے ہر دو کو غالباً ۵۰ ملتے ہوتے ہونگے۔ اور یہہ بھی مہربانی۔ ورنہ لیاقت تو بس زبان ہی زبان ہے۔ اسکو ہمنے تو کبھی عیسائی نہیں سمجھا تھا۔ پادری صاحبان کے لئے ہوگا تو ہوگا۔ لیڈنگ کا درجہ تو آپنے عطا کیا ہے۔

(۵) "نانک چند۔ نام عبد الرحمن"

یہہ وہی شخص ہے کہ چند ماہ کا عرصہ گذرا کہ بابو فیلیبوس کے پاس آکر منتیں کرتا تھا کہ میری توبہ قبول کرواؤ۔ اور حالت کی نسبت کیا کہیں شاید محمدیوں کے لئے فخر کا باعث ہو۔ کیونکہ انکا لیڈنگ ہے۔

(۶) "نجمن" اسکا ذکر ہم کسی پرچہ میں کرچکے ہیں اور خوب تو اور بھی لکھ سکتے ہیں۔ ایسے ایسے تو محمدیوں کے لیڈنگ ہیں ہمارے درمیان تو صرف ایک عام عیسائی تھا +

مراسلات

نور افشاں

کو بڑھانیکی ضرورت اور فائدے

اخباروں سے خاص فائدے مدنظر ہوتے ہیں جو اور طرح حاصل کرنے مشکل ہوں۔ مگر اخباروں میں ایسے اخبار بھی ہیں جنسے کسی قسم کا فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ برعکس اسکے پیسوں کا نقصان ہوتا ہے۔ جو شائقین اخبار کے محتاج ہو کر اخبار خریدا کرتے ہیں چاہئے کہ ذرا سوچ کر اخبار خریدا کریں کیونکہ حسن مطالعہ کے لئے ضرور ہے کہ ہمارا سامان مطالعہ کا اچھا ہووے۔ اخباروں میں بعضے بالکل دنیاوی کاہیں۔ بعضے دینی اور بعضے ایسے ہیں جنمیں دونوں قسم کے مضامین ہوتے ہیں اور ان قسموں میں سے لوگ اپنے اپنے مطلب یا طبیعت کے اخبار لیتے ہیں اس کشمکش کے زمانہ میں کسی ایک اخبار کا ہر دلعزیز ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ مگر بعضے لوگ ایسے ہیں جنکو کسی قسم کے مطالعہ کا شوق نہیں ہوئے اخبار ونکو کیا کریں۔ ایسے لوگ بجائے ترقی کے اپنے علم کے تنزل کا باعث ہوتے ہیں +

مسیحی لوگوں میں بھی ایسے شخص ہیں جنکو کسی قسم کے مطالعہ کا شوق نہیں۔ اور اخبار کے لئے پیسہ خرچ کرنا انکی شاہ رگ کے دبانا ہے۔ مناسب نہیں کہ مسیحی لوگوں میں ایسے خواندہ بیوقوف ہوں لیکن جو علم پسند لوگ ہیں وہ عمدہ اخباروں کا خریدنا تو کچھ خرچ ہی نہیں سمجھتے۔ بلکہ اپنے تئیں باخبر کرنیکے واسطے قیمتی کتابیں خریدنا بھی کچھ بڑی بات نہیں جانتے۔ ایسے لوگوں کا نمونہ قابل پیروی ہے۔ اور پھر وہ لوگ جنکی آمدنی بہت نہیں اور اسقدر روپیہ خرچ نہیں کر سکتے کہ ہر قسم کے عمدہ اخبار کی سیر کریں انکے لئے اس سے اور کیا بہتر ہوسکتا ہے کہ ایک سستا اخبار خریدیں جسمیں دینی اور دنیاوی امورات سے زیادہ واقفی ہوسکتی ہے۔ پس تینوں قسم کے برادران **نور افشاں** کے خریدنے اور بڑھانے کے لئے ذیل کی باتوں سے دلیر ہوویں

ہر حیثیت کے لوگوں کو اپنی اپنی حالت کے موافق سامان کرنا پڑتا ہے۔ گذشتہ کی نسبت ہندوستان کا اب کچھ اور حال ہے اسکی حاجتیں سابق کی نسبت بڑھ گئی ہیں اور وہ بھی کئی ایک باتوں میں جنمیں سے ایک یہہ ہے کہ پہلے ان اطراف میں کوئی مسیحی اخبار نہ تھا۔ مگر پھر ایک وقت آگیا کہ ایسا اخبار جاری کیا جاوے اور اب وہ ابتدائی زمانہ جلدی گذرتا جاتا ہے۔ بلکہ گذر گیا ہے۔ اور اب وہ وقت آگیا ہے کہ مسیحی لوگ نہ صرف شمار میں بلکہ خوبی میں بھی ترقی کر آئے ہیں۔ اور ساتھ ہی ہماری حاجتیں بھی بڑھ گئی ہیں۔ اب کیا ہوسکتا ہے کہ ہماری نئی اور کثیر حاجات اس چھوٹے سے پرچہ سے ادا ہوتی رہیں کیا ہم اسکو اپنی ضرورتوں کے مطابق ترقی نہ دیویں؟ کیونکہ وہ پورے طور پر ادا نہیں کر سکتا کہ جو ضرورتیں کیا ہیں؟ وہ یہہ ہیں ہماری قومیت اور قومی یگانگت اور حقوق۔ دینی انشاء اور علوم کی ترقی۔ مخالف دینی اخباروں کا تحقیق اور تفصیل کے ساتھ جواب دینا۔ نور افشاں کی موجودہ حالت میں یہہ مشکل سے ادا ہوتا ہے۔ امورات ملکی میں رائے دینا۔ تہذیب اور اخلاق کی تشہیر کرنی جو بغیر **دین عیسوی** کے حاصل نہیں ہوسکتے۔ میں نہیں کہتا کہ نور افشاں ان باتوں کی بابت خاموش رہا ہے لیکن یہہ کہ بلحاظ زمانہ وہ اپنی موجودہ حالت میں انکو پورے طور سے ادا نہیں کر سکتا۔ کمی گنجایش کی شکایت رہتی ہے۔ یاد رہے کہ ان اطراف میں صرف یہی ایک ہی اخبار عیسائیوں کا ہے اور وہ چھوٹا سا پرچہ ہے۔ بڑی شرم کی بات ہے کہ اسی لئے اسکو بڑھانیکے واسطے مسیحی برادران پس و پیش میں پڑ رہے ہیں۔ بالفعل صرف ۴ صفحے زیادہ کرنیسے بہت کام نکل سکیگا +

پھر اسبات کا خیال کرنا چاہئے کہ کم سامانی کی حالت میں اگر کوئی شخص مفید اور قابل تعریف کام کرے تو امید کیجا سکتی ہے کہ اچھے سامان کی حالتمیں وہ اور زیادہ کرسکیگا۔ ایساہی حال نور افشاں کا ہے۔ کمزوری میں زور آور نکلتا رہا ہے عمدہ تعلیم کے ساتھ ہر ایک مخالف کا مقابلہ کرتا رہا ہے۔ اور بڑے بڑے مشکل امورات دینی کو حل کرتا رہا ہے۔ ہاں اس کم حالت میں بہتیروں کے چھکے چھڑائے ہوئے ہے۔ تو اسکی یہہ کارروائی یقین دلانے والی ہے کہ اگر نور افشاں کی حالت بہتر ہو جائے تو ایسی اور اسنے بڑھکر مفید باتیں زیادہ تر مفید طور سے ادا کریگا +

پھر یاد رہے کہ نور افشاں کوئی دل لگی کا اخبار نہیں ہے لیکن ایسا ہے کہ اس سے علمی فائدے حاصل ہوتے ہیں اور ہمارے **سنڈے سکولوں** میں بھی مدد دے سکیگا۔ مگر منہ زور یہہ نہیں ہوسکتا۔ اور ایسے اخبار تضیع اوقات یا بیفائدہ خرچ کا اندیشہ نہیں ہوسکتا۔ اور یہہ بھی خیال رہے کہ جس اخبار کے ذریعہ سے ہم ان مندروں اور سماجوں اور مسجدوں اور گھروں میں جا سکتے ہیں جہاں انہیں بالتکلو بذات خود جا کر نہ کہہ سکیں اس اخبار سے اس قسم کا بہت کام ہو رہا ہے۔ اسلئے میں کہتا ہوں کہ نور افشاں کا ہر مسیحی گھر میں بھی دخل پانا ضروری ہے۔

پھر چونکہ نور افشاں دینی اور دنیاوی دونوں قسم کے امورات کو شائع کرتا ہے۔ مگر ہنوز انکو وسعت کے ساتھ اور خاطر خواہ دونوں کو ادا نہیں کر سکتا گنجایش نہیں اخبار چھوٹا کام بڑا ہے۔ اسلئے اسکو بڑھانے اور صرف اسکو خریدنے سے وقت اور روپیہ کی بچت ہوسکتی ہے۔ وہ جو اخبار لیتے ہیں انکو صرف تھوڑے سے اور پیسے خرچ کرنے پڑینگے۔ اور جو اب تک خریدار بھی نہیں انکا قریباً تین روپیہ سالانہ خرچ ہوگا۔ فایدے اور خرچ کا مقابلہ کرنا چاہئے مطالعہ کے شوقینو ذرا آپ بھی غور فرماؤ +

آخر میں مسیحی علماء کی خدمت میں گذارش ہے کہ مخالف طریقوں کا زور شور دیکھکر بعض خاموشی اختیار کرنا دین عیسوی کے منشا کے برخلاف ہے آپ لوگ جو عمدہ نصائح رکھتے ہو اور جو روحانی اور جسمانی اصلاحیں مناسب جانتے ہو۔ انکو کیوں ظاہر نہیں کرتے چراغ پیمانے کے نیچے رکھنے کے واسطے نہیں ہے زبانی ظاہر کرنا ہی کافی نہیں معلوم ہوتا ہے اپنی کہی ہوئی بات کو خود ہی بھول جانا ممکن ہے۔ دوسروں کو کیا کہہ سکتے ہیں اگر تحریر

میں پایداری اور عمومیت ہو۔ پس آپ لوگ فضل کے اندازے کے مطابق اور اپنی اپنی معلومات کے رو سے اپنے مسیحی بھائیوں کو اور غیروں کو بھی جو خدا کی بادشاہت سے باہر ہیں فیضیاب کرو۔ اور اخبار نورافشاں کے ذریعہ سے اپنی خدمت کا یہہ حصہ ادا کرو۔ یہہ اخبار کی بھلائی کا ذریعہ ہوگا +

اب چونکہ سال تمام ہونے پر ہو لہذا مناسب ہی کہ اپریل سے پہلے پہلے ہم مہتمم صاحب کے ساتھ بالاتفاق اسباب کا بندوبست کریں کہ شروع نئے سال سے نورافشاں ۱۲ صفحہ کا نکلا کرے۔ مردانگی کرو کچھ بڑی بات نہیں ہی اچھے کام میں کبھی سست نہ ہونا چاہئے

گجرانوالہ
راقم مسیح میں آپ کا خادم
جی ۔ ایل ٹھاکرداس

نورافشاں کی اشاعت اور بہتری کی ایک تدبیر

کام تو بہت سے اچھے اچھے سوجھتے ہیں خصوصاً جب سے نوکری سے سبکدوش ہوا ہوں بہت سی آتیں ہیں تقاضے بھی بہت واجب اور سخت ہوتے ہیں پر اول تو یک پیری و صد عیب۔ دوسرے طبیعت کی ملتونی ناسازی نے ایسا تضعیف اور ناتواں کر دیا ہی خصوصاً امسال کی عالمگیر موسمی وغیر موسمی بیماریوں نے کہ ہاتھی کو چیونٹی کی چال بھی چلنا مشکل نظر آتا ہے دنوں کے کام مہینوں میں کرنا دو بھر ہو رہے ہیں یہانتک کہ اگر زری معذرت ہی ہر ایک کی کیجاوے ۔ تو اس ضعیف کے کام کا سب وقت اُسی میں بسر ہو جائے ۔ اسلئے سب نالش اور تقاضا فرماؤں کی خدمت میں یہہ یکجائی معذرت مہربانی سے قبول کیجائے ۔ کہ جسقدر رہ سکتا ہی سب وقت ایک مدت سے صرف غذائے روح کی نظر ثانی اور اصلاح میں جو درحقیقت اُسکی تالیف سے بھی بہت زیادہ محنت اور کوشش اور وقت کا کام ہی صرف کرتا ہوں ۔ بگہ ۱۲ ۔ اکتوبر سنہ حال

گو یہاں رات کے آٹھ بجے کے وقت یکایک ایسا بھاری طوفان بارش اور آندھی کا برقی قوت کے ساتھ آیا جسکو ٹھیک نمونہ طوفان نوح کہیں تو درست ہی۔ اُس سے اس ضعیف کا تو بڑا نقصان ہوا۔ اُسوقت سے تو اپنے ٹوٹے پھوٹے مکان اور باغ کے لالے پڑ گئے ۔ نہ بنا ہی سکتا نہ توڑیا چھوڑ ہی سکتا +

اس جملہ معترضہ کے بعد اصل بات عرض کرنیکی یہہ ہی کہ مدت سے میں آپ لکھا چاہتا تھا اور ایک دلی دوست نے بھی تحریک کی اور چالیس دہ صاحبوں کے مضمون پسندیدہ نورافشاں کی اشاعت اور خوبی کے بارے میں اُسی پرچہ میں نظر سے گذرے جن مضموں پر میں بھی صاد کرتا ہوں ۲ ۔ اور اسقدر اور بھی گویا دو بات عرض کرتا ہوں کہ ’’مخزن نسوان‘‘ کے سوا (جو کچھ عرصہ سے خاص مستورات کے لئے ایک پرچہ نکلتا ہی) صرف یہی نورافشاں ایک مسیحی اخبار ہندوستان بھر میں ہی جو اپنی زبان اور حروف میں شائع ہوتا ہی جسمیں زبان اور حروف جاننے والوں میں وہ آٹے میں نمک کے برابر تو کیا ۔ اونٹ کے منہہ میں زیرہ بھی نہیں ہی۔ پھر اسکے مقاصد بھی کتنے صحیح ہیں ؟ یہہ تو مسیحیوں اور دوسرے ملکی بھائیوں کی دینی اور دنیاوی مطالب کی مفید باتیں ہر قسم کی لکھکر اُنکو روحانی اور جسمانی فائدے پہنچانیکی نیت رکھتا ہی۔ اسحالت میں ظاہر ہی کہ اس اخبار کو کیسا صحیح اور نفیس اور حجم میں اور تعداد میں کتنا زیادہ ہونا چاہئے ؟ ہزار بلکہ لاکھ گنا۔ اب دوسرا سوال ہی کہ یہہ کام ایک شخص یا دو چار کا ہی ؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ ہم سب مسیحیوں کا واجب کام ہی کہ اپنی اپنی لیاقت اور حیثیت کے موافق دل کی خوشی اور رغبت سے اسمیں مدد کریں +

اس گوشہ کا کھولدینا بھی میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس سے پہلے بعضی کارروائیوں سے ایسا خیال لوگوں کے دلوں میں سما یا تھا جسکے سبب بھی غالباً لکھنے لکھانیکی امداد سے کنارہ کشی اختیار کی تھی کہ یہہ تو ایک شخصی اخبار ہی پر معلوم ہوا جیسا کہ بھائی ایم حنیف نے لکھا ہی کہ ایسا منشا مالک اخبار کا نہیں ہی۔ بلکہ اُنکا دلی منشا اور مراد ہی کہ مسیحی بھائی اپنی جماعت کی طرف کا اخبار سمجھکر اسکی ہر گونہ مدد کریں۔ اب تو جو مسیحی روح سے ایک عرصہ سے لکھا جاتا ہی۔ واسلئے پورا بھروسا ہی کہ یہہ پرچہ اب ہرگز کبھی ایکسٹرا اسسٹنٹوں اور دوسرے لوگوں کا مدحیہ قصیدہ بلکہ خوشامدی ٹٹو نہیں ہوگا +

نظر براں اے مسیحی بھائیو ۔ اور بہنو ! قلم سے یا قدم سے درم سے بلکہ ہر طور سے مدد کرو ۔ اور دل سے کوشش کرو کیونکہ نورافشاں درحقیقت نورافشاں نام بحت ہو کیہ نور کے فرزندوں کا اخبار ہی +

میں ایک تدبیر پیش کرتا ہوں امید ہی کہ آپ پسند کرینگے اور مالک اخبار بھی منظور فرمائینگے ۔ وہ تدبیر یہہ ہی ۔

(۱) ایک کمیٹی مسیحیوں میں سے قرار پائے جسکا مقصد نورافشاں کی بہتری اور اشاعت کی تدبیر سوچنا اور عمل میں لانا ہو +

(۲) وہ اچھے اچھے وقایع اور اخبار نگار اور عمدہ عمدہ مضامین لکھنے والے مسیحی بھائیوں کو آمادہ امداد کرے ۔ اور اس کا خیر یعنی اخبار مذکور کے شائع کرنیکے لئے روپیہ جمع کرے جس سے اخبار مذکور اُن غریب لوگوں کے پاس پہنچے جو استطاعت اُسکے خریدنیکی نہیں رکھتے ۔ یا استطاعت رکھتے ہیں لیکن تھوڑا اسا دیسکتے ہیں یا صرف محصول دیسکتے ہیں بلکہ ایسے مجلسوں یا لوگوں کے پاس بھی بھیجنے کے لئے تحریک کرے جہاں جہاں بھیجنے سے فائدہ نظر آئے چاہے صرف اُنسے ملے یا نہ ملے +

(۳) ہر ایک چندہ دینیوالے کو اختیار ہو کہ اسقدر اپنے چندہ کے جسکو چاہے اخبار دلائے ۔ ہر ایک مشنری صاحب اور چیلی صاحب اور پاسٹر صاحب کا اور کمیٹی کے ممبر کا استفسار کرنی دلیل کافی اسبات کی سمجھی جائے کہ وہ شخص وغیرہ جسکے لئے استفسار ہو بشرط گنجائش چندہ کے مستحق اسکا ہی کہ اخبار مذکور بے قیمت اور بے ادائے محصول یا بعد ادائے محصولڈاک یا اسکے ساتھ ایک جزو قیمت دیکر اخبار پائے +

(۴) حتی الوسع جس مقام پر کوئی پرچہ جاتا ہی مفت پانیوالے کے پاس پرچہ اسکے ساتھ بھیجا جاوے بنظر کفایت ۔

(۵) ہر ایک مسیحی ممبر اس کمیٹی کا ہو سکتا ہی بشرطیکہ کم سے کم عہ چندہ سالانہ دے ۔ پر کمیٹی کو اختیار ہو کہ کسی خاص فائدہ

مقصد کمیٹی کے کسی ممبر کو کسی جزو یا کل زرچندہ سے متمتع کرنے ۔

(۲) مہتمم اور اُنکے اسسٹنٹ مہتمم نور افشاں خزانچی سکرٹری و نائب سکرٹری اس کمیٹی کے ہوں ۔ اور کل زرچندہ اُنکی تحویل میں اور حساب و اجراے اختیار اُنکے اختیار میں رہے ۔

یہہ ایک مسودہ سرسری طور پر قابل اصلاح پیش کرتا ہوں اور میں خود ایک ممبر اس کمیٹی کا ہونا چاہتا ہوں ۔ اور ۵ روپیہ یکم جنوری ۱۸۸۱ء سے دینا چاہتا ہوں ۔

از بھنڈارہ ممالک متوسط　　راقم احقر صفدر علی

ہمارے فرائض نور افشاں کی نسبت

ہمکو اسبات پر تو افسوس ہی باقی رہا کہ نور افشاں کے دو چند کئے جانے پر جسکی نسبت جناب مہتمم اخبار نور افشاں کی طرف سے اشتہار شائع ہوتے رہے کسی کے کان پر جوں تک نہ رینگی ۔ اگر کسی نے شاذ و نادر اس درخواست پر توجہ بھی کی تو کیا ہوتا ہے ۔ دو چار چھوٹ بھیوں کی ہو حق کا غل و شور کیا ہے بقول شخصے نقارخانہ میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے ۔ اور مشکل تو یہہ ہے کہ اسکی تحریریں اُردو زبان میں ہونیکی وجہ سے بڑے بڑے لوگوں کے کان تک نہیں پہنچتیں جو ہماری دیسی سوسائٹی کے لیڈنگ ممبر اور رہنما ہو رہے ہیں ۔ اُنکو نہ تو اُردو زبان کا مذاق ہے نہ اُردو پڑھنا لکھنا مرغوب پھر اُنکو اسکی اشاعت اور ترقی سے کیا غرض ۔ اُنکو اپنی مادری زبان کے لٹریچر بڑھانے کا خیال تک نہیں مگر برعکس اسکے بنگالی قوم کو دیکھئے گو وہ اِن اضلاع کے باشندوں سے انگریزی زبان میں بہت سبقت لے گئے ہیں مگر پھر بھی اُنکو اپنی زبان سے ایسی الفت ہے کہ ہمیشہ اسکی ترقی میں لگے رہتے ہیں میری رائے ناقص میں اِن مذکورہ بالا رہنماؤں کو اس امر میں توجہ دلانا چاہئے تو ضرور نور افشاں کی اشاعت میں ترقی ہوگی ۔

ہمارے یورپین اور امریکن مشنری صاحبان کو بھی اس امر میں خاص توجہ چاہئے کہ وہ اس پرچہ کو خود خرید کریں اور اسمیں بھی اپنے بیش بہا وقت کو خرچ کریں ۔ امریکن اور یورپ کے اخباروں کے پڑھنے کو ہم منع نہیں کرتے اور نہ ہماری منع کرنیکی غرض ہے ۔ مگر یہہ کہ اسکو بھی اگر ہفتہ میں ایک بار ملاحظہ کریں تو فوائد سے خالی نہوگا ۔ **اولاً** ۔ اُنکو اُردو زبان میں ہر روز ترقی کرنیکا موقع ہاتھ آئیگا اور اسمیں کچھ شک نہیں کہ جو مشنری صاحبان ہندوستانیوں میں کام کرنا چاہتے ہیں اُنکو زبان دان ہونا ضرور ہے ۔ **ثانیاً** ۔ ہندوستان کی موجودہ ضرورتوں اور ہندوستانیوں کے خیالات سے آگاہ ہونیکا بھی کچھ نہ کچھ موقع ملیگا اور یوں اُنکو ہندوستانیوں کے لئے ضروری مطالب کرنیکا موقع ہاتھ آئیگا ۔ **ثالثاً** ۔ بہت سے تعلیم یافتہ شخصوں کے درمیان میں انجیل سنانے اور خداوند کی دعوت دینے کے لئے وسیع میدان ہاتھ آئیگا ۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے مشنری صاحبان بیکار نہیں رہتے ۔ بلکہ اکثر انگریزی اخباروں مثل ایونجلیکل ریویو ۔ انڈین وِٹنس ۔ گارڈین ۔ وغیرہ اخبارات میں لکھا کرتے ہیں ۔ مگر اُن تحریرات سے عوام کو کیا فائدہ اور خصوص دیسی واعظوں کو کیا ترقی نصیب ہوتی ہے اور انجیل کی خوشخبری دیسی زباندانوں کے درمیان جو انگریزی خوانوں سے ابتک کئی گونہ زیادہ ہیں کیونکر جلد ترقی پاویگی ۔ **رابعاً** ۔ اُنکی تحریرات کے شائع ہوتے رہنے سے دیسی مسیحیوں خصوص واعظوں کو بہت فائدہ پہنچیگا ۔ اور علاوہ ازیں اُنکے مددگاروں کو بھی جرأت ہوگی اور وے بھی اُنکے نمونہ پر چلنے کی کوشش کرینگے اور یوں اُنمیں سے بہت سے ہونہار اور لائق جوان اِس اکھاڑے میں طبع آزمائی کرکے مخالفوں کا سامنا کرنیکے لائق نکلینگے ۔ اور علاوہ ازیں بہت سے واعظ جنکو اب اُردو زبان میں کم مہارت اور لیاقت ہے اِس اخبار میں وقتاً فوقتاً لکھتے رہنے اور پڑھنے سے زیادہ ربط اور مشق حاصل کرینگے ۔ اور یوں اُنکی اوقات انجیل کی ترقی میں صرف ہونگی ۔ اور وے انجیل کی خوشخبری تعلیم یافتہ لوگوں میں پھیلانے کے لائق ٹھہرینگے پس میں نور افشاں کو واعظوں کے لئے لاہور ۔ بریلی ۔ سہارنپور وغیرہ ڈیوینٹی مدرسوں سے بڑا مدرسہ اور لائق اتالیق کا خطاب دیتا ہوں جسمیں تمام عمر سیکھنے اور سکھانیکا موقع ہے ۔ علاوہ بریں مذکورہ مدرسوں میں طالب علم کا علم صرف تھیوریٹیکل رہتا ہے ۔ مگر جب وہ نور افشاں کے مدرسہ میں تعلیم پاویں تو پریکٹیکل ہوگا ۔

اب اگر ہماری درخواست پر کان دیا جاوے اور خدا کرے کہ ہماری التجا و التماس پادری صاحبان کے کان تک یا تو بذریعہ نور افشاں یا اُسکے خریداران کے ذریعہ یا مخزن مسیحی اور کوکب ہند رومن اخباروں کے وسیلہ سے پہنچکر منظور ہو ۔ اس درخواست میں ہمارے بھائی مسٹر حنیف صاحب کا مضمون بھی مقصود ہے تو نتیجہ کیا ہوگا کہ یہہ پرچہ کیا بلکہ سہ چند ہو سکتا ہے ۔ ہم تعجب میں ہیں کہ ہمارے مشن کے متعلق ایک سو دیسی مددگار سے زیادہ ہونگے اور معلوم نہیں کہ یہہ کیا کرتے ہیں اور اُنکا وقت کس شغل میں گذرتا ہے کس خاص کام میں مصروف ہیں جنکو نور افشاں کے لینے اور پڑھنے اور اُسمیں لکھنے کی فرصت نہیں ۔ اور جب یہہ حال ہے تو اس نئی روشنی کے زمانہ میں مسیحی قوم کے درمیان کیا کام کر سکتے ہیں یہہ ہم مانتے ہیں کہ ست مت نروپن میزان الحق وغیرہ کتابیں پڑھکر پاس کر چکے اور ڈیوینٹی کالجوں میں بھی بعض صاحبوں نے ڈپلومہ حاصل کر لئے ہیں مگر زمانہ کی ترقی تو برابر ہوتی رہتی ہے ۔ اور روزمرہ نئے خیالات اور نئی باتیں پیش آتی ہیں پس کیا میرے عزیز بھائیو تم اس سے پیچھے رہنا چاہتے ہو؟ نہیں ہرگز نہیں پس کیوں نور افشاں نہیں لیتے ۔ اور میں یہہ بھی نہیں سمجھتا کہ اور اور مشنوں کے واعظ جو ہزاروں کے قریب یا اس سے زیادہ ہونگے ۔ اس پرچہ کی ضرورت نہیں رکھتے ۔ ہمارا اُنکا ایک ہی کام ہے ۔ ایک ہی میدان جنگ ہے اور ایک ہی سی احتیاج اور ضرورتیں درپیش آتی ہیں ۔ پس بھائیو ڈینامینیشن کا ترقی دینا جب اس اخبار کا منشا نہیں تو کیوں اسمیں ہمارے شریک حال نہیں ہوتے ۔ آپ صاحبوں کی تحریر سے پرسبٹیرینزم کی ترقی مقصود نہیں بلکہ خداوند مسیح کا جلال ظاہر

کرنا منظور ہے اور یہی آپ کی اور ہماری اور خداوند مسیح کی سب بندوں کی امید ہے۔ جو صلاح میں اپنے دیسی بھائیوں کو دیتا ہوں وہی ولایتی مشنری صاحبان کی خدمت میں بھی عرض کرتا ہوں

گر قبول افتد زہے عز و شرف

ہمارے میتھوڈسٹ بھائیوں میں ایک ہندی پرچہ بنام [illegible] جاری ہے جسمیں اکثر خانگی جھگڑوں کی پنچایت اور تو تو میں میں کے سوا اور بھی کچھ ہوتا ہے۔ اور وہ صرف دیسی مسیحیوں کے فائدہ کی غرض سے نورافشاں سے کہیں زیادہ فروخت ہوتا ہے اور غالباً ہر ادنیٰ منادا اسکو لیتا اور پڑھتا ہے۔ مگر اسکا ایک سبب یہہ ہے کہ ولایتی پادری صاحبان کی توجہ ہے۔ اور وہ اسمیں خود مضامین لکھتے اور اُسے شوق سے پڑھتے ہیں۔ اور اپنے دیسی بھائیوں خصوص منادوں کو اُسکے خریدنے کی تحریک کرتے رہتے ہیں۔ میری رائے ناقص میں اگر یہہ پالیسی نورافشاں کے حق میں بھی عمل میں لائی جاوے تو ہم صاف کہتے ہیں کہ نورافشاں کے نصیب کھل جاویں اور سب گلے دور ہو جاویں ہم اپنے بھائی حنیف صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جنہوں نے نورافشاں کے فرائض جو وہ ابتک ہماری نسبت ادا کرتا ہے ایسے دلچسپ اور پراثر لفظوں میں بیان کئے کہ جس سے راقم کے بھی کان کھل گئے۔ اور بیساختہ یہہ مضمون لکھنا پڑا۔ اگر ہمارے عزیز ایڈیٹر اور دیگر خیرخواہان نورافشاں کبھی کبھی اسپر چھیڑ چھاڑ کریں تو خالی از فائدہ نہوگا۔

مسیح میں آپکا خادم
غلام مسیح
مین پوری

تصحیح

ڈاکٹر نجم الدین صاحب ڈیرہ غازیخاں سے لکھتے ہیں کہ آپنے پادری لوئیس صاحب کی تبدیلی کی خبر غلط شایع کی۔ البتہ ایک نئے مشنری پادری ڈیوس صاحب تو یہاں تشریف لائے ہیں مگر وہ کچھ مدت پادری لوئیس صاحب کے ساتھ کام کرینگے بعدہٗ کسی دوسرے اسٹیشن پر تشریف لیجائینگے ✦

خبریں

خبر ہے کہ امرتسر چرچ مشن میں انگلنڈ سے تین انگریز کیٹکسٹ آئے ہیں۔ **کلکتہ** میں زبان بنگالی کو امتحان ایف۔ اے میں داخل کرنیکی درخواست نامنظور کی گئی۔ **مسوری** میں انکم ٹکس آفس میں تغلب سرکاری دو ہزار روپیہ ظاہر ہوا۔ **سلطان روم** نے بغداد سے کاس غلہ کو اسلئے حکماً بند کر دیا کہ قحط قائم ہے۔ غلہ کے باہر جانے سے رعایا تباہ ہوگی۔ **لندن** میں دو مفسد گرفتار ہوئے جنکے پاس کوکین بارود نکلی۔ **قاہرہ** میں سوڈانی حملہ مصر کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ **انگلنڈ** و ویلز کی آبادی میں ۳۰۰۰۰۰ عورتیں نسبت مردوں کے زیادہ ہیں۔ **ایک** کارخانہ لندن میں ڈیڑہ کروڑ سوئی روزمرہ تیار ہوتی ہے۔ **بیگم** بھوپال اور انکی دختر ولیعہد میں تنازع ہے۔ **نظام** حیدرآباد کے خزانہ میں سے ۲۰ لاکھ روپیہ ایک جنگی کالج کے قائم کرنے میں صرف کیا جائیگا۔ **ولایت** میں یہ خبر غلط تسلیم کیا گیا کہ جوبلی کے موقع پر ہندوستانی والیان ریاست کی مناسب خاطرداری نہیں ہوئی۔ **امیر کابل** نے ایوبخان کی گرفتاری پر بہت خوشی منائی۔ **بمبئی** میں ایک ہندو ایم۔ بی۔ اے نے سنسکرت کے سوال حل نہ ہو پانے کی وجہ سے سمندر میں ڈوبکر خودکشی کی۔ **ممالک** متوسط میں کثرت بارش سے کپاس اور جوار کو سخت صدمہ پہنچا۔ **جن** اخبارات نے سر لیپل گریفن کی نسبت مخالفانہ مضامین شایع کئے تھے۔ انپر نالش کرنیکی اجازت گریفن صاحب نے حاصل کی ہے۔ **لندن** میں مکھن نکالنے کی نئی کل ایجاد ہوئی۔ **ریاست جیند** نے بھی حفاظت سرحد کے لئے اپنا کل خزانہ اور فوج گورنمنٹ کی نذر کیا۔ ریاست پٹیالہ کی تقلید ہے۔ **کلکتہ** کے ایک مارواڑی ساہوکار نے بدری ناتھ کے رستہ میں گنگا پر پل اپنے خرچ سے بنوانا تجویز کیا ہے۔ **پنڈت تارا بائی** نے انگریزی میں ایسی قابلیت حاصل کی کہ شہر بنگال بھیسی فاضلہ عورت نے بھی اُسکی تعریف کی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایوبخان چنار میں نظربند کئے جاوینگے۔ **ایک** مخبر لکھتا ہے کہ الہ آباد میں گورنمنٹ کا دفتر چُرٹ پینے والوں کی عنایت سے جلا ہے۔ **سیالکوٹ** جموں ریلوے کی تیاری کے لئے ایک انجن [illegible] اسباب لیجانیکے لئے ولایت سے آگیا ہے۔ **اجمیر** میں ایک شیر مارا گیا جسمیں سے ۱½ من چربی نکلی۔ **خبر ہے** کہ ریلوے سندھ پر بجائے لکڑی و کوئلہ مٹی کا تیل جلایا جاویگا۔ **مسٹر سالار جنگ** حکماً حیدرآباد سے روانہ کئے گئے۔ وجہ کوئی پولیٹکل معاملہ بیان کیا جاتا ہے۔ **دلیپ سنگھ** کا مکان الویڈن ہال انگلستان میں گرا دیا گیا۔ **آرٹس کالج کراچی** کے کتب خانہ کے لئے روڑی کے لالہ بابا رام صاحب ۲۰ ہزار روپیہ دینے کو ہیں۔ **برہما** میں ایک برہمی جوڈیشل مجسٹریٹ سرکار کی کئی ہزار روپیہ لیکر باغیوں سے جا ملا۔ **لاہور** میں ایک مسلمان عورت نے سوتے میں اپنے خصم کی ناک کاٹ دی شاید یہی تھی جو زمانہ حال کی تہذیب کے خلاف ہوگی۔ ورنہ وجہ سبب ناک پر کیا غصہ۔ **ممالک مغربی شمالی** کے لفٹنٹ گورنر سر انٹونی ڈانل صاحب کی بجائے اے کیلون صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر مقرر ہوئے۔ **الہ آباد** کے لئے جو نئے بشپ کی درخواست کی گئی تھی اور امید بھی کیجاتی تھی کہ منظور ہوگی مگر ناکامیابی ہوئی۔ سکرٹری آف سٹیٹ نے بشپ صاحب کلکتہ کو خبر دی ہے کہ فی الحال الہ آباد کے لئے کوئی الگ بشپ نہیں ہو سکتا **لودیانہ** مشن کی کلیسیاؤں کے تمام مسیحیوں کا شمار ۱۳۴۲ بیان کیا جاتا ہے۔ ۱۲- دسمبر کو بشپ صاحب لاہور اپنے کام سے سبکدوش ہو گئے **ایچ ڈیر** صاحب مرحوم اپنے کل مکانات کا کرایہ کلکتہ فری اسکول کو وصیت کر گئے ہیں اور ایک خیرات خانہ کے لئے پچاس ہزار روپیہ چھوڑ گئے ہیں لال بازار بپٹسٹ چیپل کو پانچ ہزار۔ اور سنگیبر بپٹسٹ چیپل کو ۲۰ ہزار علاوہ ان رقوم کے اپنے خاندان کے لئے بہت کچھ چھوڑ گئے ہیں **ایک بنگالی** اخبار یہہ خبر دیتا ہے کہ اوڑیسہ کے وحشی سنتالوں نے تیر کے استعمال کے ترک کر دینے کا قطعی ارادہ کر لیا ہے جسکو وہ فخریہ سمجھتے تھے۔ **خبر ہے** کہ بھائی لکھمن چند راجو لاہور کے برہمو سماج کے مشنری ہیں اس ملک کی کل صاحبوں کی دید پر آمادہ ہیں۔ انکا ارادہ ہے کہ سندھ اور پنجاب

وسمالک مغربی شمالی اور بنگالہ کے سماجوں کی سیر کرتے ہوئے اور لیسی کو لوٹ جائینگے یہہ اپنے دین میں بڑے سرگرم ہیں اور برہمو سماجیوں کی خیرات پر اوقات بسری کرتے ہیں اور انکے خاندان کو بھی پالتے ہیں۔ یہی لوگ انکا سفر خرچ دینگے۔ "

سنا جاتا ہے کہ یکم جنوری ۱۸۸۱ء سے فوجی کنٹین سے رم اور بیر موقوف کیجائیگی اور اسکے عوض میں سپاہیوں کے لئے ریفرشمنٹ روم کھولے جائینگے جہاں انکو چاء اور قہوہ اور کئی قسم کی بیر شراب پینے کو ملیگی + "

انڈین سول سروس کے حال کے امتحان میں مسٹر سی سی دت بیرسٹر کے بیٹے اٹل چندر دت نے علم ریاضی میں سب سے اول نمبر حاصل کئے۔ انکا سن کو کل ۱۸ ہی برس کا ہے پرائیز کے نمبروں میں سے انہوں نے ۹۹ نمبر پائے ہیں۔ انکے بعد ایک اور طالب علم نے ۱۱ نمبر حاصل کئے "

چین میں تا ہنوز ۴۰۰ سو شہر ایسے ہیں جنمیں ابتک مسیحی پادری نہیں پہنچ سکے

چین سے ایک موضع کی خبر ہے کہ ایکبار قحط کے ایام میں ایک پادری صاحب نے اُسطرف سے گذرتے ہوئے دیکھا کہ بتوں کی ایک قطار سڑک میں جہاں خوب دھوپ پڑ رہی تھی اور گرد اڑ رہی تھی۔ رکھے ہوئے ہیں۔ جب انہوں نے اسبات کا سبب دریافت کیا۔ تو یہہ جواب ملا کہ ہمنے انسے پانی برسانیکے لئے دعا کی۔ پر انہوں نے ہمکو پانی نہیں دیا۔ اسلئے ہم انکو یہاں نکال لائے ہیں۔ تاکہ دیکھیں کہ انکو دھوپ اور خشکی کیسی پسند آتی ہے +

سنا جاتا ہے کہ ایک چینی حاکم نے جو اُس ضلع کے گورنر ہیں جسمیں کہ شہر [illegible] واقع ہے مندروں میں بتوں کے پوجنے کی ممانعت کردی ہے اور جہاں پوجا ہوتی ہے۔ وہاں کے پانڈوں اور پجاریوں کو سزا دیتا ہے لیکن پادریوں پر بڑا مہربان ہے +

مڈگاسکر جزیرہ کی ملکہ نے مقام امیکمینگا میں دو کلیسائی گرجا گھر دنکی افتتاحی عبادت میں حاضر ہوکر انکو رونق دی ہے چند عرصہ میں ۱۰۰ سو پروٹسٹنٹ چرچ اُس جزیرہ میں نئے تعمیر ہوئے اسوقت وہاں ۱۲۰۰ سو گرجا ہیں۔ وہاں کی کلیساؤنکا انتظامی خرچ کلیسیا خود دیتی ہے + مخزن

دنیا کے مختلف حصوں میں ۲۴ جہاز مشنری کاموں کے متعلق میں کار آمد ہیں۔ انمیں ۲ جہاز افریقہ کے ساحل پر اور ۲ جہاز جزائر پیسفک میں کام آتے ہیں "

ہند میں گذرے دس برس کے عرصہ میں عیسائی بیرون کا شمار فی صدی ۸۰ نفر کے حساب سے ترقی پر ہے + "

ملک برما میں ۵۰۰ سو پروٹسٹنٹ کلیسیائیں ہیں جنمیں ۲۰ ہزار شریک عشاء ربانی ہیں +

ایران میں خربوزوں کی کھیتی کی کھاد کے لئے ہزارہا کبوتر پالے جاتے ہیں جنکی بیٹ کھیتوں میں بطور کھاد ڈالتے ہیں

یروسلم کے نئے بشپ نے بذریعہ اخبار انجیل کے پھیلانے کے لئے روپیہ کی امداد کی گذارش کی ہے۔ اور یہہ اطلاع دی ہے کہ کنعان کے یہودیوں کا شمار اتنا بڑھ گیا ہے کہ ۱۵ ہزار سے ۴۰ ہزار تک ہوگیا ہے۔ اور یہہ بھی ظاہر ہوا ہے کہ وہ لوگ بشپ صاحب سے بہت خوش ہیں +

ایک جرمن اخبار میں یہہ خبر شائع ہوئی ہے کہ گذرے سال کے عرصہ میں شہر وائنا میں ۳۰۳ یہودیوں نے مسیحی دین قبول کیا ہے ایک اور اخبار مخبر ہے کہ پہلی صدی سے آجتک اسقدر یہودی کبھی مسیحی دین کے معتقد نہوئے تھے ۔ مخزن

کاغذ سے دروازے کی بٹیاں ایسی شفاف بننے لگی ہیں کہ شیشے سے کہیں زیادہ [illegible] پائی جاتی ہے اور رنگ بھی چڑھتا ہے

یونائیٹڈ سٹیٹ امریکہ کی پریسبیٹیرین کلیسیا کی جنرل اسمبلی نے بیرونی مشنوں کے خرچ کے لئے ۳۰ لاکھ روپیہ اکٹھا کرنیکی کوشش کی ہے۔ اور اسکے شمول میں سنبت سکولوں سے ۱ لاکھ روپیہ وصول کرنے کا ارادہ کیا ہے +

ذکر ہے کہ کسی نوجوان عورت کی آنکھ میں موتیا بند ہونے لگا تھا کہ ایک جنٹلمن نے اُسے یہہ صلاح دی کہ ہر روز ایک قطرہ آب [illegible] کا آنکھ میں ٹپکایا کرے۔ جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ اسکی آنکھ بالکل ہی چنگی ہوگئی۔ بہرحال یہہ علاج قابل امتحان ہے +

لودیانہ

موسم اچھا ہے۔ البتہ کھانسی اور زکام کی شکایت ہے۔

سنا ہے ایک محمدی پریس جو دو مولویوں نے شروع کیا تھا گورنمنٹ نے حکماً بند کروا دیا۔ اسکی نسبت آئندہ ہفتہ مفصل لکھا جائیگا

ایک چھوٹا لڑکا پانی بھرا ہوا کنوئیں میں گر گیا۔ مگر زندہ نکلا +

یہاں چند نوجوان بیکار مسلمانوں نے ملکر ایک تھیٹریکل کمپنی بنائی تھی۔ جسکا سٹیج تیار ہو رہا تھا۔ ابھی زمین ہی کھود رہے تھے کہ آپسمیں پھوٹ پڑ گئی سب کام مٹی میں مل گیا جسکا سبب [illegible] روپیہ کا جمع خرچ تھا۔ [illegible] گئے تھیٹریکل بنانے

ایک اور تھیٹریکل کمپنی کہیں باہر سے آئی ہے مفصل پھر سہی۔

بتیشکا

(اخبار [illegible])

یہہ دوا بخار ملیریا اور ہر ایک قسم کے بخاروں اور دماغ تاپ تلی و پھیپھڑے کے بڑھ جانے اور انیمیا اور یرقان کے لئے بہت مفید ہے قیمت فی بوتل بڑی [illegible] اور چھوٹی [illegible] پیکنگ [illegible]

درد کے لئے مجرب و شرطیہ نسخہ

کسی قسم کا درد خواہ چھاتی۔ یا پیٹ کے اندر یا باہر یا گردن کی ہو۔ درد یا درد سر گٹھیا۔ عرق النسا کیسا ہی سخت کیوں نہ ہو صرف باہر مالش کرنیسے دور ہو جاتا ہے فی بوتل [illegible] پیکنگ [illegible] یہہ ادویہ ڈبلیو رو ڈرائیڈ کمپنی کلکتہ سے مل سکتی ہیں +

رسید زر

بخت ور سنگھ لودیانہ [illegible]
مرزا محمد اسمعیل خان [illegible]
پادری ہاسکنس صاحب بداؤں [illegible]
آئی ایس لودیانہ معرفت سکرٹری [illegible]
حکیم سکندر صاحب بھوپال [illegible]
شہزادہ محمد القادر محمد افیض آباد [illegible]
پادری احمد شاہ چگراؤں [illegible]
وزیر سنگھ صاحب لنگن وال [illegible]
لالہ دونیچند ساہوکار لودیانہ [illegible]
مالکوم ٹامسن جو شیو اسوداگر

دونیچند تانو نگو لودیانہ [illegible]
جی کے چاپلی کمپنی ناتھ بمبئی [illegible]
لالہ بہاری ناتھ مدرسہ العدالت بنگال [illegible]
پادری جی سی ڈبلیو کاٹ ریکٹر [illegible]
منو لال صاحب منصف [illegible]
شہزادہ عبدالرزاق لودیانہ [illegible]
موہن رام ہاسپٹل اسسٹنٹ متھرا [illegible]
عنایت حسن لودیانہ [illegible]
محمد شجاعت علی خان صاحب مجسٹریٹ [illegible]

(۴) اشتہار (۲)

ہمارے حال کی کچھ آپکو خبر بھی ہے

ای خریداران نور افشاں ۱۸۸۵ء ختم ہونے پر ہے جو خدمت اس سال میں اس ہیچمیز پرچہ نے آپکی اور ملک کی کی ہے اسکے بیان کی ضرورت نہیں آپ سب اس سے آگاہ ہیں مناسب اور انصاف یہی ہے کہ اسکی خدمت کا حق ادا کیا جاوے +

جن خریداروں نے تا ہنوز قیمت ادا نہیں فرمائی وہ مہربانی اور دریا دلی سے بہت جلد زر چندہ سے مہتمم کارخانہ کو مشکور فرماویں تاکہ نور افشاں آئندہ سال میں ہمت باندھکر آپکی خدمت کیلئے تیار و مستعد ہو جاوے

تنبیہ ۔ جو خریدار ماہ دسمبر سال کے آخر تک قیمت ارسال فرماکر حساب کا فیصلہ نہ کرینگے اُنسے بحساب المضاعف وصول کیا جائیگا ۔ یاد رہے +

المشتہر
پادری سی۔ بی۔ نیوٹن صاحب مہتمم

روبکار منیوسپل کمیٹی جلسہ خاص شہر لودیانہ واقعہ ۱۹ نومبر ۱۸۸۵ء

باجلاس شہزادہ محمد نادر صاحب پریزیڈنٹ مسٹر ڈی ریکر صاحب وائس پریزیڈنٹ سردار بھیم سہائے صاحب بابو رام رتن صاحب و خواجہ احمد شاہ صاحب ڈاکٹر جگوانداس صاحب منشی رحیم بخش صاحب مولوی محمد حسن صاحب سید سردار علی صاحب منشی نظام الدین صاحب لالہ رام شرنداس صاحب مسٹر ڈولی صاحب سردار علی محمد خان صاحب چودھری علی بخش صاحب سید غلام محمد صاحب مسٹر رحمان جی صاحب لالہ رسالگ رام صاحب ممبران

نمبر ۱ رپورٹ سب کمیٹی بجٹ مقرر کردہ رزولیوشن نمبر ۴ مورخہ ۵ نومبر ۱۸۸۵ء معہ بجٹ حسب تفصیل ذیل پیش ہوئی ۔ (۱) آمدنی لائبریری کی بابت بجٹ میں رقم سابق کی درج کرنا چاہئے تجویز ہوئی کہ اسقدر آمدنی ہو سکنی امید نہیں [illegible] درج بجٹ کیجاویں (۲) مبلغ [illegible] وظیفہ مردفتر صاحب کے بجٹ سے خارج کیجاویں بکثرت رائے کمیٹی سے تجویز ہوئی کہ حسب رپورٹ [illegible] بجٹ سے کم کئے گئے ۔ (۳) ڈپوٹی صاحب کلارک کی تنخواہ [illegible] ماہوار بجٹ سے بند کیجاوے بکثرت رائے سے تجویز ہوئی کہ تنخواہ [illegible] ڈپوٹی صاحب کی بدستور قائم رہے (۴) گماشتہ خزانچی صاحب کی تنخواہ مبلغ [illegible] لائق بجٹ کے کم کئے جاسکتے ہیں ۔ تجویز ہوئی کہ فی الحال بجٹ میں شامل رہیں اور خزانچی صدر سے دریافت کیا جاوے کہ پندرہ ماہوار جسمیں سے [illegible] کمیٹی دیگی ہر کوئی تنخواہ دار گماشتہ مقرر ہے یا نہیں اور کمیٹی ہائے صدر قسمت سے دریافت کیا جاوے کہ وہاں بھی ایسے گماشتے تنخواہ پاتے ہیں یا نہیں ۔ (۵) راسوں چپراسی کی تنخواہ [illegible] کم کر کے درج بجٹ کئے جاویں تجویز ہوئی کہ راسوں کی تنخواہ [illegible] قائم رہیں (۶) [illegible] ماہوار جو دفتری کو ملتے کو دئے جاتے ہیں بوجہ فضول ہونیکے بجٹ سے کم کئے جاویں تجویز ہوئی کہ حسب سب کمیٹی عملدرآمد ہووے (۷) [illegible] جو سقہ کچہری کو دیا جاتا ہے بجٹ سے کم کیا جاوے بکثرت رائے سے تجویز ہوئی کہ ایک روپیہ بدستور قائم رہے کیونکہ یہ کام رفاہ عام کا ہے اسلئے باشندگان شہر اکثر کچہری میں جمع ہوتے ہیں انکو پانی پلاتا ہے اور اس وجہ سے یہ خرچ کسیطرح اغراض منیوسپل کے خلاف نہیں (۸) فراش ضلع کو جو [illegible] ماہوار ملتا ہے بوجہ فضول ہونیکے کم کیا جاوے تجویز ہوئی کہ حسب منشاء سب کمیٹی کم کیا جاوے (۹) ہندی خواں محرر چنگی کے [illegible] تنخواہ کم کیجاویں بجائے [illegible] کے [illegible] مقرر کیجاویں بکثرت رائے سے تجویز ہوئی کہ مبلغ [illegible] ماہوار بدستور قائم رہیں ۔ (۱۰) نیا [illegible] جمعدار روشنی کے مرجانیکے باعث سے عہدہ جمعداری کے [illegible] ماہوار قائم رہنی چاہئیں تجویز ہوئی کہ جو شخص اسوقت [illegible] تنخواہ پاتا ہے اُسکے ساتھ [illegible] کئے جاویں باقی سب روشنی والوں کو [illegible] کمی دیں (۱۱) تنخواہ نمبرداران خاکروبان بجائے [illegible] کے [illegible] اور خاکروبان [illegible] کے ہے اور جو نمبردار خاکروب [illegible] پاتا ہے اُسکے [illegible] مقرر کئے جاویں بکثرت رائے تجویز ہوئی کہ تنخواہ خاکروبان بدستور قائم رہے مگر جو شخص [illegible] پاتا ہے اُسکے [illegible] دیگر نمبرداران کے [illegible] کئے جاویں (۱۲) محرر حیات [illegible] کی تنخواہ بجائے [illegible] کے [illegible] کیجاوے بکثرت رائے سے تجویز ہوئی کہ [illegible] روپیہ ماہوار بدستور قائم رہے (۱۳) گھڑی ساز کو جو [illegible] ماہوار بابت درستی گھڑی ہائے کے دیجاتی ہیں فضول ہونیکے باعث سے کم کئے جاویں تجویز ہوئی کہ رپورٹ سب کمیٹی منظور کیجاوے (۱۴) بلدوستری کی تنخواہ [illegible] ماہوار بجٹ میں کم کئے جاویں اور نامبردہ استعفا بھی داخل کر دیا ہے تجویز ہوئی کہ رپورٹ سب کمیٹی منظور کیجاوے (۱۵) رپورٹ سب کمیٹی بابت ترقی اشخاص حسب ذیل منتقل الیہ [illegible] ماہوار پاتا ہے [illegible] اول چنگی جو [illegible] پاتا ہے سوہن لال محرر دوم چنگی جو [illegible] ماہوار پاتا ہے ۔ احمد شاہ چپراسی میونسپلٹی کا [illegible] پاتا ہے بکثرت رائے سے تجویز ہوئی کہ حسب ذیل ترقی دیجاوے منتقل الیہ کو بجائے [illegible] کے [illegible] سوہن لال [illegible] بجائے [illegible] کے [illegible] احمد شاہ چپراسی کی ترقی نامنظور کیجاوے [illegible] تنخواہ بدستور (۱۶) رپورٹ سب کمیٹی بجٹ موخذہ کتابت دربارہ [illegible] ماہوار [illegible] کی بابت کہ اس سال کے بجٹ میں گنجایش روپیہ کی نہیں ہے تجویز ہوئی کہ حسب رائے کمیٹی خط و کتابت کا جواب دیا جاوے

نمبر ۲ ڈاکٹر جگوانداس صاحب نے تذکرہ فرمایا اور سردار بھیم سہائے صاحب نے تائید فرمائی کہ چندہ شفاخانہ کی نسبت جو [illegible] درج بجٹ بصیغہ آمدنی درج کئے جاویں تجویز ہوئی کہ [illegible] درج بجٹ کئے جاویں

نمبر ۳ منشی رحیم بخش نے پیش کیا کہ مرزا امام الدین [illegible] ڈاکٹر شفاخانہ لودیانہ کی خدمات بہت عمدہ ہیں اور وہ اسکے لائق ہیں کہ اسکی ترقی کیجاوے اور مولوی محمد حسن صاحب نے تائید فرمائی بکثرت رائے سے تجویز ہوئی کہ مرزا امام الدین کے [illegible] ترقی کئے جاویں اور بجٹ میں درج ہو ۔

نمبر ۴ رپورٹ سب کمیٹی مقرر کردہ رزولیوشن [illegible] مورخہ [illegible] جون ۱۸۸۵ء دربارہ ترتیب قواعد برائے ایسے اشخاص کے جو محصول چنگی دینے سے بچنے کے لئے سعی کریں بدین مضمون پیش ہوئی کہ منیوسپل ایکٹ حال سے صریح طور سے معلوم نہیں ہوتا کہ کس [illegible] کے مطابق کمیٹی کو ایسے قواعد بنانیکا اختیار ہے اور سید غلام محمد صاحب نے کہا کہ [illegible] بہادر قسمت سے اسبارہ میں استصواب کیا جاوے بکثرت رائے سے تجویز ہوئی

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی۔ بی۔ نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا +